48960 ـ ایك مٹھی سے زائد داڑھی كاٹنا

سوال

ایك مٹھی سے زائد داڑھی كاٹنے كا حكم كیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كی فعلی اور قولی سنت داڑھی بڑھانا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی كو بڑھانے اور اسے اپنی حالت میں چھوڑنے كا حكم بھی دیا ہے.

امام بخاری اور مسلم وغیرہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت كیا ہے كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مونچیں پست كرو، اور داڑھیوں كو اپنی حالت پر چھوڑ دو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5443) صحیح مسلم حدیث نمبر (600).

اور ایك روایت میں ہے:

" مشركوں كی مخالفت كرو، اور مونچھیں كٹاؤ، اور داڑھیاں اپنی حالت پر چھوڑ دو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (602).

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت كیا ہے كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مونچھیں كاٹو، اور داڑھیاں لمبی كرو، اور مجوسیوں كی مخالفت كرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (383).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" اعفاء اللحیۃ کا معنی یہ ہے کہ: داڑھی اپنی حالت میں چھوڑ دو اور کاٹو نہیں، حتی کہ وہ بڑھ جائے یعنی زیادہ ہو جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ قولی سنت تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل یہ ہے کہ: یہ ثابت نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی کاٹی ہو.

اور وہ حدیث جو ترمذی میں عمرو بن شعیب عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کے طول و عرض سے کاٹا کرتے تھے "

امام ترمذی نے اس حدیث کے متعلق کہا ہے: یہ حدیث غریب ہے، دیکھیں: ترمذی حدیث نمبر (2912).

اور اس حدیث کی سند میں عمر ہارون ہے جو متروک راوی ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تقریب التھذیب میں کہا ہے، اس سے علم ہوا کہ یہ حدیث صحیح نہیں، اور اس سے حجت قائم نہیں ہو سکتی اس کے مقابلہ میں صحیح احادیث ہیں جو داڑھی کو بڑھانے اور زیادہ کرنے کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں.

لیکن جو بعض لوگ داڑھی منڈاتے یا پھر داڑھی کے طول و عرض سے کٹواتے ہیں، تو یہ جائز نہیں، کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور ان کے داڑھی بڑھانے کے حکم کے مخالف ہے اور امر وجوب کا تقاضا کرتا ہے حتی کہ اسے اس اصل یعنی وجوب سے پھیرنے والا صارف مل جائے، اور ہمارے علم میں تو کوئی ایسی دلیل نہیں جو اسے اس معنی سے دوسرے معنی میں لے جائے " اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (5 / 136).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" داڑھی کٹوانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مخالف ہے، آپ کا فرمان ہے: " داڑھی کو بڑھاؤ " اور " داڑھی لٹکاؤ " تو جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی و اتباع کرنا چاہتا ہے وہ داڑھی کا کوئی بال نہ کاٹے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہی ہے کہ داڑھی میں سے کچھ بھی نہ کاٹا جائے، اور اسی طرح پہلے انبیاء کا بھی یہی طریقہ تھا.

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین (11 / 126).

اور بعض اہل علم کی رائے ہے کہ مٹھی سے زائد داڑھی کاٹنا جائز ہے، انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے فعل سے استدلال کیا ہے، بخاری نے روایت کیا ہے کہ:

" ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑتے اور جو اس سے زیادہ ہوتی اسے کاٹ دیتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5892).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے فعل سے دلیل پکڑی ہے کہ وہ حج میں مٹھی سے زیادہ داڑھی کاٹ دیا کرتے تھے، تو اس میں اس کے لیے کوئی حجت اور دلیل نہیں، کیونکہ یہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا اجتھاد تھا، بلکہ دلیل اور حجت تو ا نکی روایت میں ہے نہ کہ اجتھاد میں.

علماء کرام نے صراحت سے بیان کیا ہے کہ صحابہ کرام اور ان کے بعد میں سے راوی کی روایت جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو وہ ہی حجت ہے، اور جب رائے اس کی مخالف ہو تو روایت رائے پر مقدم ہو گی.

دیکھیں: فتاوی و مقالات الشیخ ابن باز (8 / 370).

اور شیخ عبد الرحمن بن قاسم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور بعض اہل علم نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے فعل کی بنا پر ایك مٹھی سے زائد داڑھی کاٹنے کی اجازت دی ہے، اور اکثر علماء اسےمکروہ سمجھتے ہیں، اور اوپر جو کچھ بیان ہو چکا ہے اس کی بنا پر یہی زیادہ ظاہر ہے، اور امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مختار یہی ہے کہ داڑھی کو اپنی حالت میں چھوڑ دیا جائے، اور اسے بالکل تھوڑا سا بھی نہ کاٹا جائے....

اور الدر المختار میں ہے: اور داڑھی سے کچھ کاٹنا جو کہ مٹھی سے کم ہو کسی نے بھی مباح نہیں کیا " اھ مختصرا.

دیکھیں: تحریم حلق اللحی صفحہ نمبر (11).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (9977) اور (1189) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .